عید میلاد النبی ﷺ حقیقت کے آئینے میں

از: محمد شاہ نواز عالم قاسمی
جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

چودہ سو برس سے زیادہ زمانہ گذرا کہ رب العالمین نے ظلمت کدہ عالم کو نور بخشنے والا وہ پیغمبر بھیجا جس کے ہاتھ میں سیادت رسل کا علم اور سر پر خاتمیت انبیاء کا تاج تھا۔ اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو ایسی شریعت کاملہ عطا فرمائی کہ اس کے بعد قیامت تک نوع انسانی کے لیے کسی مذہبی قانون اور نئی شریعت کی ضرورت درپیش نہ ہوگی۔

مگر مسلمانوں نے اس شریعت مطہرہ پر کاربند ہونے کی بجائے ایسے رسوم وقیود اپنا لیے جو ہندوؤں اور غیرمسلم اقوام سے درآمد شدہ ہیں جو مسلمانوں میں غیرمسلموں کے ساتھ میل جول اور اسلامی تعلیم کے فقدان کے سبب پیدا ہوگئے ہیں اور حیرت کی بات یہ ہے کہ عام سادہ لوح مسلمان ان باطل رسوم کو اسلام کا نام دے رہے ہیں اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ یہ دین ہے۔!!

افسوس ان حضرات پر ہے جو بدعات ورسوم کی حقیقت سے آگاہی کے باوجود محض دنیوی اغراض اور عاجلانہ مقاصد کے حصول اور سیم وزر کی لالچ میں بدعتوں وجاہلانہ روایتوں کو سنت کا نام دے کر عوام کو تاریکی کی دلدل میں دھکیل رہے ہیں؛ بلکہ ان بدعتوں وخرافات کو سنت ثابت کرنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں۔

آج کل ہمارے معاشرے میں بدعات وخرافات کا رواج ہے، باطل نظریات اور غلط عقائد وافکار کی حکمرانی ہے، اہل باطل ان بدعتوں پر دین کا لیبل چسپاں کرکے عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں اور عوام اس پر عمل پیرا ہوجاتے ہیں، رفتہ رفتہ وہ بدعتیں پھیل جاتی ہیں اور معاشرے میں اس کی جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں۔ ان بدعتوں میں سرفہرست ”عید میلاد النبی“ ہے، جسے معاشرے کے اکثر افراد دین تصور کرتے ہیں اور عبادت سمجھ کر منائی جاتی ہے، جلوس نکالے جاتے ہیں، جلسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، محفل میلاد منعقد کی جاتی ہے۔

یہ ایک سچائی ہے کہ اسلام میں حضور اکرم ﷺ کا مقام انتہائی اونچا ہے، کوئی دوسرا وہاں تک رسائی نہیں حاصل کرسکتا، نیز حضور اکرم ﷺ کے حالات سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے اور اس میں مسلمانوں کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت خوشی کا باعث ہے۔ مسلمانوں کے دلوں میں حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی ہونا فطری اور طبعی بات ہے؛ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں بدعات وخرافات کا سلسلہ شروع کردیا جائے جیسا کہ آج کل کیا جاتا ہے۔ آں حضور ﷺ نے صاف ارشاد فرمایا: تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا لازم ہے، ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور نئی باتوں سے دور رہو؛ اِس لیے کہ دین میں ہر نئی بات (جس کا حکم نہ دیا گیا ہو) بدعت ہے۔ (مستدرک حاکم، ج:۱،ص:۹۶)

اس مروّجہ میلاد کا اسلام میں کہیں ثبوت نہیں ہے؛ بلکہ یہ مروّجہ میلاد ساتویں صدی ہجری کی پیداوار ہے۔ پوری چھ صدی تک اِس بدعت کا مسلمانوں میں کہیں رواج نہ تھا؛ نہ کسی صحابیؓ نے، نہ تابعیؒ نے، نہ تبع تابعینؒ نے عید میلاد نبی منائی، نہ کسی محدث نے، نہ مفسر نے، نہ فقیہ نے؛ بلکہ سب سے پہلے میلاد منانے والی شخصیت موصل کے علاقے اربل کا ظالم، ستم شعار اور فضول خرچ بادشاہ ملک مظفر الدین ہے۔ ۶۰۴ھ میں سب سے پہلے اس کے حکم سے محفل میلاد منائی گئی۔ (دول الاسلام، ج:۲،ص:۱۰۴) امام احمد بن محمد مصری اپنی کتاب ''القول المعتمد'' میں لکھتے ہیں:

اس ظالم اور مسرف بادشاہ (ملک مظفر الدین) نے اپنے زمانے کے علماء کو حکم دیا کہ وہ اپنے اجتہاد پر عمل کریں اور اس میں کسی غیر کے مذہب کا اتباع نہ کریں تو اس وقت کے وہ علما جو اپنے دنیوی اغراض ومقاصد کی سرتوڑ کوششیں کررہے تھے اُن کی طرف مائل ہوئے، جب اُنھیں موقع ملا تو ربیع الاوّل کے مہینے میں عید میلاد النبیؐ منانا شروع کیا۔ مسلمانوں میں سب سے پہلے عید میلاد النبیؐ منانے والا شخص ملک مظفر الدین ہے جو موصل کے علاقے اربل کا بادشاہ تھا۔''

علامہ انور شاہ کشمیری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ شخص ہر سال میلاد پر لاکھوں روپیہ خرچ کرتا تھا اس طرح اُس نے رعایا کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرنا شروع کیا اور اس کے لیے ملک وقوم کی رقم کو محفل میلاد پر خرچ کرنا شروع کیا اور اس بہانے اپنی بادشاہت مضبوط کرتا رہا اور ملک وقوم کی رقم بے سود صرف کرتا رہا۔ (فیض الباری، ج:۲،ص:۳۱۹)

علامہ ذہبیؒ رقم طراز ہیں: اس کی فضول خرچی اور اسراف کی حالت یہ تھی کہ وہ ہر سال

میلاد النبیؐ پر تقریباً تین لاکھ روپے خرچ کیا کرتا تھا۔ (دول الاسلام، ج:۲،ص:۱۰۳)

ذرا اُس باطل پرست اور کج فکر کی حالت بھی سن لیجئے جس نے محفل میلاد کے جواز پر دلائل اکٹھے کیے اور بادشاہ کو اس محفل کے انعقاد کے جواز کا راستہ بتایا اس کا نام ابوالخطاب عمرو بن دحیہ تھا۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اُس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ شخص ائمہ کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا، زبان دراز، بے وقوف اور متکبر تھا اور دینی امور میں سست اور بے پرواہ تھا۔ (لسان المیزان، ج:۴،ص:۲۹۶)

یہ تو میلاد کی ابتدائی تاریخ اور اُس کے موجد پر بحث تھی اب آیئے! علماء متقدمین ومتأخرین اس محفل میلاد کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔

علامہ عبدالرحمٰن مغربیؒ لکھتے ہیں: میلاد منانا بدعت ہے؛ اِس لیے کہ اِس کو حضور ﷺ نے کیا ہے نہ اِس کے کرنے کو کہا ہے۔ خلفائے کرام نے میلاد منائی ہے اور نہ ائمہ نے۔ (الشریعۃ الالٰہیہ بحوالہ حقیقت میلاد،ص:۴۱)

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس میلاد کے بارے میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی ہے؛ لیکن اس میں قیاس آرائی پر عمل کیا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرّانی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''اقتضاء الصراط المستقیم'' میں تحریر فرماتے ہیں: نصاریٰ میلاد عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام مناتے تھے، جب مسلمانوں کی اس طرف نظر ہوئی تو دیکھا دیکھی مسلمانوں نے یہ رسم اختیار کی؛ حال آں کہ سلف صالحین سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اگر یہ جائز ہوتی اور اس کے منانے میں خیر ہوتی، تو پہلے کے لوگ جو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبت رکھتے تھے اور اچھے کام کرنے کے زیادہ حریص تھے؛ وہ مناتے؛ لیکن سلف صالحین کا میلاد نہ منانا یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ میلاد مروّجہ طریقے پر منانا درست نہیں ہے۔''

اس میں لوگوں کا یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ یہ بڑی عبادت ہے حال آں کہ یہ بدعت ہے اور اس میں محرمات کا ارتکاب ہوتا ہے اور دیگر لوگوں کو اس کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔ اگر میلاد منائی جائے اور اس میں محرمات کا ارتکاب نہ ہو اور وہ تمام مفاسد نہ ہوں جو اس کے منانے میں ہوتے ہیں، تب بھی میلاد منانا بدعت ہے؛ کیوں کہ یہ دین میں زیادتی ہے اور اسلاف کا عمل نہیں ہے۔ اگر یہ کارِ خیر اور کارِ ثواب ہوتا تو سب سے پہلے سلف صالحین مناتے؛ لیکن اُن کا میلاد نہ منانا اس کا ثبوت ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ (مدخل، ج:۱،ص:۳۶۱)

مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں: بالفرض اگر آں حضور ﷺ اس دنیا میں زندہ ہوتے اور یہ مجلس منعقد ہوتی تو آیا وہ اس پر راضی ہوتے اور اس اجتماع کو پسند فرماتے تو اس سلسلے میں بندے کا یقین یہ ہے کہ وہ ہرگز اسے قبول نہ فرماتے۔ (دفتر اوّل مکتوب،ص:۱۷۳)

علامہ نصیر الدین الاودی الشافعی علیہ الرحمہ سے کسی نے سوال کیا کہ میلاد منانا کیسا ہے؟ تو انھوں نے جواب میں فرمایا: محفل میلاد نہ منائی جائے؛ کیوں کہ سلف صالحین نے اختیار نہیں کیا ہم اسے کیسے اختیار کرلیں۔ (القول المعتمد)

علامہ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض امیر لوگ ہر سال محفل میلاد مناتے ہیں، اس میں بہت سے ناجائز تکلّفات پائے جاتے ہیں اور یہ محفل نفس پرستوں کی ایجاد کی ہوئی ہے جن کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ حضور ﷺ نے کس چیز کا حکم دیا اور کس چیز سے منع کیا؟ اِس لیے یہ بدعت ہے۔ (القول المعتمد)

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مروّجہ میلاد اور اس میں مروّجہ قیام محدثہ، ممنوعہ ہیں، جو ناجائز اور بدعت ہیں۔ (عزیز الفتاوی:۹۹)

قطب ارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محفل چونکہ زمانۂ فخر دوعالم ﷺ میں اور زمانہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور زمانۂ تابعین وتبع تابعین اور زمانۂ مجتہدین میں نہیں ہوئی، اِس محفل کا موجد چھ سو سال بعد کا ایک بادشاہ ہے جس کو اکثر اہل تاریخ فاسق لکھتے ہیں؛ لہٰذا یہ مجلس بدعت اور گمراہی ہے۔ عدم جواز کے واسطے یہ دلیل کافی ہے کہ قرونِ خیر میں اس کو کسی نے نہیں کیا۔ (فتاویٰ رشیدیہ،ص:۴۰۹)

حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: موجودہ مروّجہ میلاد ہمارے نزدیک ناجائز اور بدعت ہے۔ (امداد المفتیین،ص:۷۹)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں: ذکر ولادتِ نبوی شریف ﷺ مثل دیگر اذکارِ خیر کے ثواب اور افضل ہے اگر بدعات وقبائح سے خالی ہو۔ اس سے بہتر کیا ہے کما قال الشاعر:

وذكرك للمشتاق خير شراب ☆ وكل شراب دونه كسراب

البتہ جیسا ہمارے زمانے میں قیودات اور شنائع کے ساتھ مروّج ہے اس طرح بے شک بدعت ہے۔ (امداد الفتاویٰ، ج:۵،ص:۲۴۹)

سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میلاد منانا کسی کے لیے بھی جائز نہیں؛ اِس لیے کہ یہ بدعت ہے اور رسول اللہ ﷺ، صحابہ اور تابعین سے ثابت نہیں۔ (فتاویٰ عبداللہ بن باز، ج:۱، ص:۲۶)

ایک اور جگہ شیخؒ رقم طراز ہیں: عید منانا خواہ حضور ﷺ کی پیدائش پر ہو یا کسی اور کی پیدائش پر ناجائز ہے؛ کیوں کہ حضور ﷺ نے اِس طریقے پر عید نہیں منائی اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ عید منائی ہے، سلف امت کا بھی یہی فیصلہ رہا ہے اور خیر اُن کی اتباع میں مضمر ہے۔

مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں: مروّجہ میلاد حرام ہے؛ اِس لیے کہ یہ میلاد معاصی ظاہرہ و باطنہ پر مشتمل ہوتا ہے اور اس میں محرمات کا ارتکاب ہوتا ہے موضوع روایات پڑھی جاتی ہیں، جن کی کوئی اصل نہیں ہوتی ہے اور سب سے بڑی غلطی یہ کہ آں حضرت ﷺ کو عالم الغیب مانا جاتا ہے اور یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ آں حضرت ﷺ اس محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں ان تمام امور کی وجہ سے اس محفل کا انعقاد حرام ہے۔

تمام علما، ائمہ، محدثین، مفسرین اور مفتیان کا اس پر اتفاق ہے کہ عید میلاد النبیؐ منانا ناجائز اور بدعت ہے۔

عید میلاد النبیؐ کے منانے والوں پر اگر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو اکثر ایسے افراد ملیں گے جو دین سے ناواقف اور احکام شریعت سے ناآشنا ہوتے ہیں؛ لیکن جوں جوں ربیع الاوّل کا مہینہ قریب آتا ہے ان افراد میں جوش وخروش پیدا ہوتا جاتا ہے اور یہ عید میلاد النبیؐ منانے کی تیاری شروع کردیتے ہیں۔ اس کو اپنے تمام گناہوں کا کفارہ گردانتے ہیں۔ ان مجالس میں جن منکرات کا ارتکاب ہوتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں۔

یہ تھی عید میلاد النبیؐ کی حقیقت اور مروّجہ میلاد کی مجالس کے منکرات کہ اس بے دینی کو دین کہا جارہا ہے اور اسے اسلام اور مسلمانوں کے نام سے پیش کیا جارہا ہے اور سادہ لوح عوام بھی پوچھے بغیر اس کو کرنے میں مصروف ہیں اور ان مجالس کے لیے زرکثیر صرف کررہے ہیں۔

خدارا! خوابِ غفلت سے بیدار ہوجایئے اور ان ظاہری دل آویزیوں پر نہ جایئے، ان خرافات کی ظاہری چمک دمک دیکھ کر دھوکے میں نہ آیئے۔ ان بدبختانہ عقائد سے اپنا دامن چھڑایئے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہونے کا عہد کیجیے، پھر آپ یہ کہہ سکیں گے کہ ہم ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہیں اور فلاح وکامیابی ہمارا مقدر ہے۔

اگراس کے برعکس عمل کیا تو یاد رکھئے کہ زندگی ایک کتاب کی مانند ہے، ہر روز اس کتاب کا ایک صفحہ پلٹتا ہے اور پورے دن کی کارروائی اس پر محفوظ ہوجاتی ہے جب زندگی کی اس کتاب کے صفحات ختم ہوں گے تو آپ کے اعمال کی یہ کتاب بند ہوجائے گی اور آپ کو قبر میں اتارا جائے گا جہاں بیٹا ہوگا نہ بیوی، بھائی نہ بہن، والد نہ والدہ۔ وہاں آپ اکیلے ہوں گے جہاں آپ کا خاندان آپ کے کام نہیں آئے گا، آپ کے ساتھی کام نہ آئیں گے، اگر وہاں کوئی چیز فائدہ دے سکتی ہے تو وہ آپ کے نیک اعمال ہوں گے۔ اس سے ایک قدم آگے میدان حشر میں آپ کو جواب دہ ہونا ہوگا۔ یہی کتاب اگر آپ کو دائیں ہاتھ میں ملی تو کامیاب خدانخواستہ اگر یہ کتاب بائیں ہاتھ میں ملی تو خسارہ ہی خسارہ۔

ایسے وقت کے آنے سے پہلے اپنے کیے پر نادم ہوکر توبہ کیجئے اور آیندہ کے لیے حق کو حق کہیے اور حق کا ساتھ دیجئے۔ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهٗ. (۴۰/۱۷)

❀ ❀ ❀

ایک تحقیقی کتاب

حسن صحيح في جامع الترمذي / دراسة وتطبيق

طلبہ علم حدیث اور فضلاء کرام کو یہ جان کر بے حد خوشی ہوگی کہ ''شیخ الہند اکیڈمی'' اور ''مکتبہ دارالعلوم دیوبند'' کے زیراہتمام اپنے موضوع پر انوکھی کتاب ''حسن صحیح'' تین جلدوں میں طبع ہوکر منظر عام پر آچکی ہے۔

ترمذی شریف کی اصطلاحات ''حسن''، ''حسن غریب'' اور ''حسن صحیح'' وغیرہ شروع سے اہل علم کے درمیان موضوع بحث اور معرکۃ الآراء رہی ہیں ضرورت تھی کہ ان اصطلاحوں پر بھرپور طریقہ سے بحث و تحقیق کر کے کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد کیا جائے۔

الحمدللہ مادر علمی دارالعلوم کے اہم شعبہ ''تخصص فی الحدیث'' کے ذریعہ یہ کام اکابر اساتذہ کی نگرانی میں انجام پایا ہے، اس سلسلہ کی کتابیں ''الحدیث الحسن'' اور ''حسن غریب'' پہلے ہی شائع ہوکر علمی حلقوں میں مقبول ہوچکی ہیں، یہ تیسری اور سب سے اہم کڑی اب پیش خدمت ہے امید کہ حدیث شریف سے دلچسپی رکھنے والے طلبہ و فضلاء اسے جلد از جلد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

عام قیمت: =/700 روپے مکمل تین جلدیں

ملنے کا پتہ: مکتبہ دارالعلوم بالمقابل جامع رشید، دیوبند